اعلیحضرت عظیم البرکت الشاہ احمد رضا خاں پر کتاب مستطاب

حیاتِ اعلیحضرت

— تالیف لطیف —

ملک العلماء مولانا ظفر الدین قادری رضوی

— ترتیب و تہذیب —

پیرزادہ اقبال احمد فاروقی

مکتبہ نبویہ
گنج بخش روڈ، لاہور

اعلیٰحضرت عظیم البرکت الشاہ احمد رضا خاں پر کتاب مستطاب

حیاتِ اعلیٰحضرت

تالیف لطیف

ملک العلماء مولانا ظفر الدین قادری رضوی

ترتیب و تہذیب

پیرزادہ اقبال احمد فاروقی

مکتبہ نبویہ ◎ گنج بخش روڈ ◎ لاہور

☆☆☆

نام کتاب	———	حیاتِ اعلیٰ حضرت
نام مؤلف	———	ملک العلماء محمد ظفر الدین قادری رضوی رحمۃ اللہ علیہ
موضوع کتاب	———	اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کی زندگی کے حالات
سال تصنیف	———	۱۹۳۸ء
سال طباعت جلد اول	———	۱۹۶۰ء
سال طباعت مکمل	———	۲۰۰۳ء
مقدمہ	———	ڈاکٹر مختار الدین احمد علی گڑھ (انڈیا)
ترتیب نو وتہذیب تازہ	———	پیرزادہ اقبال احمد فاروقی ایم۔اے
تالیف سے طباعت تک	———	پیرزادہ اقبال احمد فاروقی ایم۔اے
حروف چینی	———	محمد عالم مختار حق
کمپوزنگ	———	عزیز کمپوزنگ سنٹر دربار مارکیٹ لاہور 7236056
صفحات	———	۱۰۸۰
ناشر	———	مکتبہ نبویہ۔ گنج بخش روڈ لاہور
تقسیم کار	———	مکتبہ نبویہ، مرکزی مجلسِ رضا لاہور
قیمت اعلیٰ ایڈیشن	———	۵۰۰ روپے
کوڈ نمبر	———	2M63

ملنے کے پتے

☆ ادارہ تحقیقات امام احمد رضا جاپان مینشن ریگل چوک کراچی

☆ افکارِ رضا ۱۶۷ ڈم ٹم کر روڈ بمبئی (انڈیا)

☆ اجمیری بک ڈپو ۱۶۷ ڈم ٹم کر روڈ بمبئی (انڈیا)

☆ ماہنامہ ''کنز الایمان'' ٹیا محل شاہ جہانی مسجد دہلی (انڈیا)

مرکزی مجلس رضا کے اراکین اور جہان رضا کے معاونین نصف ہدیہ ادا کریں گے

تیری نسل پاک میں ہے بچہ بچہ نور کا تو ہے عین نور تیرا سب گھرانا نور کا

جناب سید ایوب علی صاحب کا بیان ہے ایک کم عمر صاحبزادے خانہ داری کے کاموں میں امداد کیلئے کاشانہ اقدس میں ملازم ہوئے۔ بعد میں معلوم ہوا کہ یہ سید زادے ہیں۔ لہٰذا گھر والوں کو تاکید فرمادی کہ صاحبزادے سے خبردار کوئی کام نہ لیا جائے کہ مخدوم زادہ ہیں۔ کھانا وغیرہ اور جس شے کی ضرورت ہو حاضر کی جائے' جس تنخواہ کا وعدہ ہے وہ بطور نذرانہ پیش ہوتا رہے۔ چنانچہ حسب الارشاد تعمیل ہوتی رہی۔ کچھ عرصہ کے بعد وہ صاحبزادے خود ہی تشریف لے گئے۔

انہیں کا بیان ہے کہ فقیر اور برادرم سید قناعت علی کے بیعت ہونے پر بموقع عیدالفطر بعد نماز دست بوسی کیلئے عوام نے ہجوم کیا مگر جس وقت سید قناعت علی دست بوس ہوئے حضور پرنور اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ نے ان کے ہاتھ چوم لئے۔ یہ خائف ہوئے اور دیگر مقربان خاص سے تذکرہ کیا تو معلوم ہوا کہ حضور کا یہ معمول ہے کہ بموقع عیدین دوران مصافحہ سب سے پہلے جو سید صاحب مصافحہ کرتے ہیں' اعلیٰ حضرت اس کی دست بوسی فرمایا کرتے ہیں ۔ غالباً آپ موجود سادات کرام میں سب سے پہلے دست بوس ہوئے ہوں گے۔

انہیں کا بیان ہے کہ ایک صاحب نے کسی مراد کیلئے حضور کے فرمانے پر حضور پرنور سیدنا غوث پاک حضرت شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا توشہ شریف مانا تھا جس کا نسخہ یہ ہے:

توشہ حضور برائے قضاء حاجات و نیل مرادات بہدف ست باید کہ ایں توشہ اگر توفیق رفیق باشد پیش از حصول مقصود ادانماید: میدۂ گندم۔۵ مار۔ شکرتری۔ ۵ مار۔ روغن زدد امار۔ مغز بادام' ا۔ مار۔ پستہ' امار۔ کشمش امار۔ ناریل ا مار۔ قرنفل امار۔ دارچینی امار۔ الائچی خورد مارا۔ ازیں ہرسہ پنج چھٹانک ہر ہمہ را یکجا کردہ حلوا پزد و بصلحا بخوراند۔ اصل نسخہ ہمیں قدرست و درکم و بیش نمودن ایں توشہ مختارست بقدر میسر بعمل آرد۔ (الفوز بالا مال فی الاوفاق والاعمال۔

مذکورہ بالا نسخہ کی نسبت حضور نے یہ بھی فرمایا ہے کہ اس میں قرنفل اور دارچینی ہے۔ فی زمانہ لوگ کھانے میں تکلف کرتے ہیں لہٰذا انکے بدلے چرونجی' کیوڑا وغیرہ شامل کر دیں۔

مصارف میں تخفیف کی نیت نہ ہو ہاں خوش ذائقہ کرنے کیلئے اضافہ ہو جائے تو حرج نہیں۔

توشے کا ایک خصوصی نسخہ:

راقم الحروف اور اس کے احباب کے یہاں نسخہ مندرجۂ ذیل مروج ہے۔

سوجی ۵ مار۔ شکر ۱۰ امار۔ روغن زرد ۵ امار۔ ناریل امار۔ کشمش امار۔ پستہ امار۔ مغز بادام امار۔ الائچی سفید ا چھٹانک چرونجی امار۔ زعفران ۲ ماشہ۔ کیوڑا نصف بوتل۔

خیر آمدم برسر مطلب کہ جب ان کی مراد حاصل ہوئی تو وہ توشہ تیار کرا کے آستانہ عالیہ ہی پر حضور سے فاتحہ دلانے کیلئے لے آئے۔ لہٰذا ایک کمرے میں فرش بچھایا گیا۔ حضور نے فرمایا:

سب حضرات وضو فرمالیں اور خود بھی تجدید وضو فرمایا۔ حلوہ کا دیگچہ سامنے رکھا گیا۔ حضور بغداد مقدس کی جانب کہ سمت قبلہ سے ۱۸ درجہ شمال کو رخ کر کے کھڑے ہوئے اور حاضرین سے فرمایا سب حضرات بسم اللہ شریف کے بعد سات بار درود غوثیہ اللھم صل علیٰ سیدنا محمد معدن الجود والکرم وآلہ وبارک وسلم ایک بار الحمد شریف ایک بار آیت الکرسی شریف اور سات بار قل ھو اللہ شریف پھر تین بار درود غوثیہ شریف پڑھ کر سرکار بغداد کی نذر کریں۔

الغرض بعد فاتحہ جنہوں نے توشہ کیا تھا دستر خوان بچھایا۔ اس پر کچھ اشعار جا بجا لکھے تھے۔ جسے حضور نے اٹھوا دیا اور سادہ دستر خوان منگوا کر بچھوایا اور فرمایا تحریر پر کوئی شے نہ رکھنا چاہئے۔ دستر خوان پر ظروف طعام کے علاوہ کھانا اتارنے والے بے تکلف چلتے پھرتے ہیں۔ انہیں مطلق احساس نہیں ہوتا کہ ہمارا قدم کہاں پڑتا ہے اس کے بعد ہر ایک کے سامنے تشتریوں میں حلوہ رکھا گیا اور سب نے بسم اللہ شریف پڑھ کر کھانا شروع کیا۔ جب سب لوگ کھا چکے فرمایا ابھی ہاتھ نہ دھوئے جائیں بلکہ صف بستہ رو بہ عراق ہوکر دعا کیلئے ہاتھ اٹھائیے۔ حاضرین صفیں درست کرنے لگے فرمایا جس قدر سادات کرام ہیں وہ صف اول میں سب سے آگے رہیں گے۔ یہاں تک کہ خود بھی پیچھے ہٹ گئے ہوئے۔ بعدہ فرمایا چلمچی میں سب لوگ باحتیاط ہاتھ دھوئیں اور مستعمل پانی محفوظ جگہ پر ڈلوا دیا جائے اور کلی کرنے کی جگہ